سلیمہ

(ناول)

نہ کیونکر اقربا جکڑیں مجھے زنجیر آہن سے
ہوا ہے سر کو سودا یار کی زلف معنبر کا

مصنفہ

مصنف بہار گلشن - انگشتری - چتورا - گیان ترنگ
کلید الکیمیا

بابو ستیش چندر بوس

سنہ ۱۹۰۴ء

مطبع اندو پرکاش گردین میں باہتمام بابو بشیشر سائیل منیجر چھاپا گیا

Shanti Ranjan Bhattacharya

دیباچہ

مرحبا اے ہدہد فرخندہ فال

مرحبا اے طوطی شکر مقال

اہل الرائے کا خیال ہے کہ جسقدر ملک کو ناول سے فائدہ پہونچتا ہے اوس قدر ناصح کی خشک نصیحت اور مدبران ملک کی محنت سے فائدہ پہونچنا غیر ممکن ہے - اوس اصول کو مد نظر رکھکر یہہ ایک چھوٹا سا ناول تاریخی حالات سے کسیقدر ملتا جلتا تالیف کیا گیا ہے - جس مین حالات زمانہ سلف کا من وعن انکشاف کیا گیا ہے -

اے ناظرین - مین اہل زبان نہین ہون - ممکن ہے کہ محاورہ کی غلطیان سرزد ہوئی ہون - امید کہ بروقت ملاحظہ سلسلہ کے لحاظ سے درست فرمالین - مشکور ہونگا -

بندہ

ستیش چندر بوس

باب اوّل

"امید عیش مدار از جہان بوقلمون"

شہنشاہ ہند شاہجہان بادشاہ نے گرمی کے دن کاٹنے کے لئے کاشمیر کے ایک پُرفضا جنگل مین چند محلات تعمیر کرائے تھے۔ جو معمولی طور پر چند مختلف نامون مثلاً۔ آرام باغ۔ موتی محل وغیرہ سے مشہور تھے۔ اس آرام باغ کے مکانات ایک عجیب صنعت اور قسم کے تھے۔ موتی محل بھی آرایش اور رتبہ مین دوسرے محلات سے برتر اور اعلیٰ۔ اس موتی محل مین بادشاہِ شاہجہان کی نئی معشوقہ سلیمہ بیگم جو اپنے حسن وجمال۔ رتبۂ کمال کے شعلہ سے دیگر بیگمات کے دلِ شگفتہ کو بشر مردہ کرتی تھی سکونت تھی۔ اوسوقت تک شہنشاہ ہند شاہجہان کے دل پر ممتاز بیگم کا دخل نہین ہوا تھا۔ سلیمہ بیگم کی وفات کے بعد ممتاز بیگم کے طالع خورشید کا طلوع ہوا تھا۔

آجکی شب شب مہتاب ہے۔ ایک ایک ٹکڑا سفید بادلون کا بعض بعض وقت
چاند کو ڈہک دیتا ہے جس سے چاندنی میلی ہو جاتی ہے۔ کچہہ فاصلہ پر شمال
کی جانب برف سے ڈہکا ہوا سن رسیدہ ہمالیہ کے سپید جسم پر چاندنی کی وجہہ سے
ایک عجیب دلفریب سمان نظر آتا تہا۔ آرام باغ کے عین نیچے سے ایک
قدرتی پہاڑی چشمہ جاری ہے۔ اس چاندنی مین اوس چشمہ کا پانی آبدار
مثل تیغ آبدار چمک رہا ہے۔ موتی محل کے ایک منور کمرہ کی کہلی ہوئی کہڑکی سے
سلیمہ بیگم اس قدرتی مناظرہ کا نظارہ کر رہی ہے۔ سلیمہ کے سر کے بال کہلے ہوئے
ہین۔ کچھہ بالونکا حصہ پیٹہہ پر کچہہ کندہون پر کچہہ چہرہ پر پڑے ہوئے ہین۔ یہہ
شب خاموش شب ہے۔ اسوقت بلبل وغیرہ پہاڑی خوش آواز پرندے سو رہے
ہین۔ بالکل سنسان ہے۔

باہر کی سمت بہت عرصہ تک دیکہتے دیکہتے ایک سرد آہ بہر کر سلیمہ بیگم بولی
کہ "ایسے مزے کی رات ہے۔ ایسی چاندنی کہلی ہوئی۔ ایسا عمدہ سہانا سمان میرے
دل مین آج کیسی کیسی امیدین پیدا ہو رہی ہین۔ لیکن انکی برآری کہان۔
اس جنگلی پہاڑ پر مثل قیدی گرفتار ہون۔ جنکی امید مین گرفتار ہون وہ کہان ہین
آتا ہون کہکر بہی تو نہین آئے ہین۔ دکہلائی دیکر بہی نظر آئی نہین آتے۔ منھہ
سے کہتے ہین کہ پیار کرتا ہون مگر ظاہرا کوئی لچہن نہین دیکہتے۔ یہہ بہری جوانی
دریائے خواہش کی اہون یہہ مرادین۔ یہہ امیدین کچہہ بہی پوری نہین
ہوئین۔ بانداریان منلانیان۔ جواہرات کو لیکر اس سنہرے قفس مین مثل پرندہ

بند کیا سکتہ ہے - پتہر پر پہول نہین کہلتے ہین - بادشاہون کے دل پتہر کیطرح سخت ہوتے ہین - ملائم گلِ محبت اوس پر کیونکر کہلینگے - مین بادشاہ کی بیگم ہون - لیکن مجہسے باندیان بہت آرام سے ہین" سلیمہ نے کہڑکی بند کرکے ایک سرد آہ بہری اور کہا ؎

نالہ بہی لب پہ آ نہین سکتا ہے ضعف سے
فرقت مین ہائے ٹوٹ گیا کیا عصائے دل

پہر آہستہ آہستہ آکر اپنے پلنگ پر بیٹھ گئی -

بادشاہ شاہجہان آج ایک ہفتہ سے شکار کو گئے ہوئے ہین - خبر نہین کہان اور کدہر ہین "غروب تک واپس آجاؤنگا" کہکر بیگم کی تسلی کر گئے تہے - اونکا یہہ وعدہ راست نہین ہوا - ایک سوار نے آکر خبر دی ہے کہ بادشاہ کی واپسی مین اور بہی دو ایک روز لگینگے -

سلیمہ بیگم کا کمرہ انواع اقسام کے شمع کافوری سے منور ہے - جگہ بجگہ رنگ برنگ کے خوش بودار پہول اور گلدستہ رکہے ہوئے ہین - چمپا اور ناگ کیسر کے ہار جابجا لٹک رہے ہین - اونکی تیز اور میٹہی خوشبو سے کمرہ معطر ہو رہا ہے بصرہ کے دبیز قالین کا فرش جسمین طرح بطرح کے گل و بوٹے ہین ہو رہا ہے دیوارون مین چند عمدہ صنعت کی تصویرین حسب موقع نصب ہین -

سلیمہ ایک ملائم مخملی بستر کے پلنگ پر بیٹھ گئی - اوس تن نازک پر دوپٹہ بار گران معلوم ہونے لگا - سلیمہ نے اوسکو اوتار کر غالیچہ کے اوپر ڈالدیا - کا مدرانی

کا کام کیا اور ہونٹہون سے ٹکا ہوا اوس دوپٹہ نے اوس پہکنے کی حالت مین روشنی مین ایک مرتبہ اپنی پوری جہلک دکہلادی۔

کچہہ بہی اچہا معلوم نہین ہوتا۔ کیا کرون۔

ایجان ابتو ضعف سے دل بیٹہا جاتا ہے

بارِ غم فراق اوٹہاؤن کہان تلک۔ ‘‘

قریب مین ایک لونڈی ابیگم صاحبہ کی حکم کی تعمیل کے واسطے منتظر کہڑی تہی۔ بیگم صاحبہ نے اوس سے کہا: ’’اوس کمرے مین ایک بین رکہی ہوئی ہے اوٹہا لاؤ‘‘۔

بین آئی۔ لیکن سلیمہ بیگم اوسکا سُر نہ ملا سکین۔ تنگ آ مُسکرا کر بولی ’’یہہ بین بہی مردونکی طرح گستاخ ہے‘‘۔

چند روز سے ساقی نامی ایک نئی باندی بیگم صاحبہ کی خدمت کے لئے متعین ہوئی ہے۔ سلیمہ نے فرمایا ’’نئی باندی کو بلا لاؤ۔ وہ عمدہ گا سکتی ہے‘‘۔

ساقی اپنے مقررہ کوٹہے مین تہی۔ بیگم صاحبہ نے یاد کیا ہے۔ یہ سُنکر دوڑی آئی۔ ساقی کا چہرہ نہایت خوبصورت۔ لیکن اوسکے چہرہ کی رگ رگ مین یاس کے نشان پائے جاتے ہین۔ ساقی ہر وقت تنہا رہنا ہی پسند کرتی تہی دوسری لونڈی باندیون سے ملنا در کنار بات تک کرنا اوسکو ناگوار گذرتا تہا۔ بیگم صاحبہ کی ضرورت کے وقت صرف اونکے حکم کی تعمیل کرکے چلی جایا کرتی تہی۔ ایک روز ساقی تنہائی مین گا رہی تہی بیگم صاحبہ اوسکے کوٹہہ

قریب باغ مین جارہی تہین۔ گانا سُنکر وہ ساقی کی قدردان ہوئین۔ بیگم صاحبہ ساقی کو پیار کرنے لگیین۔ ہر وقت پاس رہنا پسند کرتین۔ لیکن ساقی کو بیگم صاحبہ کے پاس رہنا نہایت ناگوار گذرتا تہا۔

ساقی صرف گانا ہی نہین جانتی تھی۔ بلکہ بین بھی بجاسکتی تھی۔ بانسلی بجانا جانتی تہی۔ گذشتہ شب کی چاندنی مین سنسان پائین باغ مین اوسکی بانسلی سُنکر بیگم صاحبہ بیہوش ہوگئیین تہین۔ ساقی کی لیاقت سے واقفیت حاصل کرکے بیگم صاحبہ اوسکے ساتھ سہیلیونکا سا برتاؤ کرنے لگیین اور اوسکی قدر کرنے لگیین حسب الطلب ساقی بیگم صاحبہ کے پاس آکر بیٹھہ گئی۔ بیگم صاحبہ نے کہا "ساقی تو بین بجائیگی یا بانسلی بجائیگی"

ساقی خفیف سی مُسکراکر بولی "بیگم صاحبہ کی جو خواہش ہو"

سلیمہ یہہ سُنکر بولی "ساقی۔ تو آج کئی دن سے یہان آئی ہے پر تیرے منہ مین ہنے کبھی ہنسی نہین دیکھی۔ کیا بات ہے۔

"لونڈی کی ہنسی کیا"

سلیمہ کسیقدر اس بات کو سُنکر مغموم ہوکر بولی "کیون۔ تجکو کیا مین لونڈی سمجھتی ہون"

"اجی حضور، مین کیا یہہ کہتی ہون۔ آپ مجہپر بخوبی مہربان ہین"

"تو پہر ہر وقت اوداس کیون رہتی ہے"

"حضور ہر وقت مغموم کیون رہتی ہین"

"مین کیا تیری طرح ہر وقت منہ تہتکائے رہتی ہون۔ بادشاہ کو بہت دنونسے نہین دیکھا اسلئے

ہر روز کیا ایسی ہی رہتی ہون"

ساقی نے دل ہی دلمین گویا کچھ فکر سی کی۔ تہوڑی دیر بعد بولی "آپ بیگم صاحبہ جانتی ہین کہ پاس ہی غم ہے۔ آپ بادشاہ کو چاہتی ہین۔ آپ اونکو نہین پاتی ہین اسلئے آپ مغموم ہین۔ میری بھی ایسی ہی ایک نااُمیدی ہے۔ جسکے واسطے مین ہر وقت مایوس ہون"

سلیمہ نے پیار سے ہنسکر فرمایا "تو بھی کیا کسی کو پیار کرتی ہے۔ مجھکو بتلا مین اوسکے ساتھہ تیری شادی کرا دونگی"

ساقی کے پیشانی پر پسینہ آگیا۔ گردن جھکا کر بولی "مین آپکو پیار کرتی ہون"

بادشاہ کے شکار کے جانے کے بعد آج سلیمہ اول مرتبہ ہنسی۔ اور ساقی کو دھکا دیکر بولی "جا موئی"

موئی اوٹھکر جانے لگی۔ سلیمہ نے اوسکو ٹہلایا۔ بولی "فضول باتین جانے دے تو ابھی اوس بالنسلی کو لا۔ یہہ کمرہ بہت گرم معلوم ہوتا ہے۔ پہلے تمام دروازے اور کھڑکیان کھول دے۔ شمعون کو گل کرکے چاندنی سے گھر کو روشن کر دے۔ پہول جو گلدانون پر دہرے اور لٹک رہے ہین سب بستر پر چُن دے۔ آج میری شب عروس ہے۔ بادشاہ سلامت نہین آئے۔ ہجر کی آتش کو اسطرح سے ہی بجھاؤن۔ میرے پاس تو بیٹھکر سوز مین بالنسلی بجا"

ساقی اوٹھہ کھڑی ہوئی۔ بیگم صاحبہ نے فرمایا "ساقی سخت پیاس ہے" تو جلد ایک جام سراج ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہ

پہلو مین اپنے جب سے وہ شیرین ادا ہنین
کچھہ میٹھا میٹھا درد ہے دل کے مقام مین

باندی نے ایک طلائی پیالہ مین خوشبودار سراج بہر کر پیش کیا۔ بیگم صاحبہ نے فرمایا "بہت جہاگ اوٹھہ رہے ہین۔ شراب بڑی کڑی ہے۔ عرق گلاب ملالیا ہے؟"

باندی نے کہا "ملالیا ہے"

"دوے تہوڑا سا استنبول ملادے"

ساقی پیالہ لئے ہوئے دوسرے کمرہ مین چلی گئی۔ استنبول ملایا۔ کچھہ اور بہی ملایا۔ واپس اکر پیالہ بیگم صاحبہ کو دیدیا۔

سونے کے پیالہ مین عمدہ سراج شمع کی روشنی سے منور معلوم ہوئی۔ شراب کو ختم کر کے بیگم صاحبہ نے پیالہ کو فرش پر پہینکدیا۔ پیالہ لڑکتا لڑکتا ایک گلدان کے پایہ سے جاکر لگ رہا۔

ادہر بیگم صاحبہ اوس ملایم بستر پر نشہ شراب مین مدہوش ہو لیٹ رہین۔ ساقی نے بانسلی مین شروع کیا۔

دگہوا مین کا سے کہون مورے سجنی۔

باب دوم

تعریف تیری اسکے سوا اور کیا کرین		مکّار حیلہ ساز دغاباز چالعیا

بہت عرصہ تک ساقی کی بانسلی مین پہر پہر کر بجتی رہی ؎

دُکہوا مین کیسے کہون موری سجنی -

خالی بانسلی ہی نہین بجتی رہی - ساقی بھی اوسکے ساتھ ساتھ روتی جاتی تہی - ساقی بانسلی بجاتے بجاتے سوئی ہوئی نازنین کے مُنھ کی طرف دیکھہ دیکھہ کر روتی جاتی تھی - گانا ختم ہونے پر ساقی اپنی جگہ سے اوٹھکر آہستہ آہستہ بیگم کے بستر سے لگ کر جا بیٹھی - نشہ کی تحریک نے سلیمہ کے چہرہ کو سرخ کر دیا ہے - پان سے سُرخ اور شراب سے دہوئے ہوئے لب آہستہ آہستہ ہل رہے ہین - نرم ہوا سے جسطرح کنول کا درخت ہلتا ہے اوسیطرح سلیمہ کی رانین کانپ رہی ہین ہر تنفس کے ساتھہ شراب کی بو نکل رہی ہے - پیشانی پر پسینہ کے قطرہ مثل موتیونکی قطار کے قطار در قطار نکل آئے ہین -

ساقی نے پہلے اپنے آنچل سے بیگم صاحبہ کے پسینہ کو پونچھا - پسینہ پونچھتے مین اوسکا ہاتھ کانپ اوٹھا - بستر کے پاس سے ہٹ کر دور جا کہڑی ہوئی - آنکھین جلنے لگین - دل کانپنے لگا - گلا خشک ہو آیا - اوس تنہا کمرہ مین باندی کہڑی ہو کر بہت دیر تک کچھہ سوچتی رہی - پہر آہستہ آہستہ سلیمہ کے بستر کے قریب آن بیٹھی - اور آہستہ سے بیگم صاحبہ کے رُخِ گلنار کا بوسہ لیا - دل کانپ اوٹھا - تمام رگون مین مثل برق کے ایک آگ سی تڑپ گئی -

ساقی جس طرف مُنہ کئے ہوئے بیٹھی تھی - اوسکے روبرو دیوار پر ایک بہت بڑا حلبی آئینہ لگا ہوا تہا - وہ کمرہ اوسوقت تک بھی شمعون سے منور تھا -

ساقی نے گردن اوٹھاتے ہی معًا دیکھا کہ آئینہ مین ایک۔ قوی ہیکل کشادہ پیشانی خوشرو جوان کا عکس ہے۔ یکایک سانپ کے کاٹے انسان کی جیسی کیفیت ہوجاتی ہے۔ ساقی کی بھی وہی حالت ہوئی۔ خاموش ششدر رسی رہگئی۔

پہرکر دیکھنے کی جرأت نہین ہوئی۔ کمرہ کے اندر جو جوان کہڑا ہے بالیقین اوسنے کُل حالات دیکھہ لئے ہین۔ اور کسیکا یہان آنا ممکن نہین ہے۔ توکیا خود بادشاہ سلامت ہین۔

ساقی نے اوسوقت مُنہ پہیرکر اوس مرد کی طرف دیکھا۔ سمجھی یہہ صورت۔ ضرور بادشاہ سلامت کی ہے۔ ایک جانب دیوار پر بادشاہ سلامت کی تصویر لٹک رہی تھی۔ ساقی نے ایک مرتبہ اوسکی جانب نظر پہر کر دیکھی۔ دیکھتے ہی اوسکی چراغ زندگی کی اُمیدین گُل ہونے کے قریب ہوگئین۔

بیگم صاحبہ خواب غفلت مین ہین۔ باندی اونکے بوسے لیتی ہے۔ اس مذاق کے دیکھنے سے شہنشاہ شاہجہان کی ہنسی نہ رکی۔ خیال کیا سلیمہ عجیب خوبصورت ہے۔ عورتین بہی اوسکا حسن دیکھکر فریفتہ ہوجاتی ہین۔ لیکن اس نئی باندیکو بادشاہ نے پہلے کبھی نہین دیکھا تہا۔ اسلئے سوال کیا "تو کون ہے۔ اسقدر رات گئے بیگم کے پاس بیٹھکر تو کیا کرتی تھی"۔ ساقی سوچی خاموشی بہتر ہے۔ اوسکی خاموشی سے بادشاہ کو تعجب ہوا۔ ذرا بلند آواز سے بولے۔

"باندی۔ خاموش کیون ہے۔ تو کون ہے۔ یہان کیا کرتی تھی"؟

ساقی بولی۔ "اگر مین اپنے تئین ظاہر نکرون"

باندی کی جُرأت سے شہنشاہِ ہند حیران ہوئے - فوراً ہی کمر سے لگی ہوئی میان سے شمشیر کہینچ لی - شمع کی روشنی سے وہ بجلی کیطرح چمک - اوٹہی لیکن پہر فوراً ہی اوسکو غلاف کر دیا - کڑک کر بولے -

"عورتون کے خون سے میری شمشیر آلودہ نہوگی - تیری گستاخی کی سزا مین ابھی یہہ دیتا ہون کہ تجھکو برہنہ کر کے بید لگوائے دیتا ہون"

اسوقت تک ساقی کے دلمین زندگی کی ایک رمق سی اُمید باقی تھی - بادشاہ کے یہ کلام سُنکر ہوش جاتے رہے - بولی - "شہنشاہ - میرے خون سے آپکی شمشیر کو داغ نہ آئیگا - وار کیجئے - مین عورت نہین ہون - مرد ہون"

بادشاہ کی دونون آنکھین مثل شعلہ کے جل اوٹہین - شمشیر پہر میان سے برق کیطرح چمکتی ہوئی نکل آئی - لیکن پہر اس مرتبہ بہی بادشاہ نے اپنی شئین قابو مین لاکر شمشیر میان مین کر لی - اور غصے کانپتے ہوئے فرمایا

"تلوار کی موت آرام کی موت ہے - تجہپر اسقدر مہربان نہین ہونگا - صدہا کُتے تجہپر چہوڑے جائین گے - اسطرح تیری جان لیجائیگی"

ساقی کہڑی تہی - کانپتی ہوئی بیٹہہ گئی - اے ناظرین آیندہ اُسکو بطور مرد خطاب کیا جائیگا -

سلیمہ اسوقت تک خواب راحت مین بیہوش سو رہی ہین - بادشاہ کی اوسپر نگاہِ غضب ہے - یہہ دیکھکر ساقی کے دلپر ایک عجیب قسم کی ہمت پیدا ہوئی - وہ فوراً ہی کہڑا ہوگیا - اور بادشاہ کی جانب نگاہ کر کے بولا -

اے شہنشاہ ہند اگر حکم ہووے تو مین اپنی کہانی آپکو سناؤن -

بادشاہ نے غضب کی آواز سے فرمایا "کہو - لیکن تمہاری جان کی خیر ہرگز نہین ہو سکتی"

ساقی نے آہستہ آہستہ کہنا شروع کیا "شہنشاہ ہند نے جس سلیمہ کو اپنی محبوبہ بنائی ہے - اوسکو مین بچپن سے اپنی جان سے زیادہ پیار کرتا ہون - سلیمہ کے باپکے یہان ہی میری پرورش ہوئی ہے" سلیمہ کی والدہ اگر حیات ہوتین تو آج مین ہی سلیمہ کا مالک ہوتا - اے شہنشاہ - آج پانچ برس سے سلیمہ آپکی محلات مین ہے - اوس کے دیکھنے کے لئے مین کیسا کیسا بیقرار ہوکر پیرا ہون لیکن کہین اوسکو نہ دیکھہ پایا - آخر مجبورًا آپکے حرم مین بھیس بدلکر داخل ہوا ہون - مین کون ہون - بیگناہ سلیمہ کچھہ نہین جانتی ہے - سلیمہ مجھکو عورت ہی جانتی ہے - وہ مطلق نہین جانتی ہے کہ مین کون ہون زنانہ مین بیگم صاحبہ کے روبرو مین حتی المقدور نہین آتا تہا - چہرہ عمومًا میرا نقاب سے شناید پہچان سے ڈہکا رہتا تہا - طفولیت مین سلیمہ مجھے بہت پیار کرتی تہی - اوسکو پاکر مین آرام سے زندگی بسر کرونگا - زمین پر جنت تعمیر کراؤنگا مین نے اسی امید اور اسی خواہش مین بہت ساحصہ زندگی کا بسر کیا - آپ نے میری اوس امید کو قطع کر دیا - بہوکے کا لقمہ چہین لیا - دلکی بیچینی کو اب تک ضبط کرتا رہا - آج یہہ چاندنی - بہولونکی بہینی بہینی خوشبو - شراب کا نشہ نسبرپھہ تنہائی کا موقع ضبط ہاتھہ سے جاتا رہا - سراج کے ساتھہ قلیل مقدار

مین غفلت آور شہ بہی مین نے ملا کر پلا یا - اور سلیمہ کو بیہوش کر دیا ہے
جب میری موت کسی طرح ٹل نہین سکتی - اوسوقت یہہ تمام باتین آپکے
روبرو ظاہر کرنے کی کوئی بہی ضرورت نہ تہی - لیکن شاید آپ اس نیک
صفات بری سلیمہ پر بیجا شُبہہ کرین - اسلئے مین نے یہہ امر ظاہر کر دیا -
بہت ہی قلیل عرصہ مین میری روح اس قفس تن کو چہوڑ خداوند تعالیٰ کے
روبرو حاضر ہوگی - مین اوسی خدائے برتر کو شاہد کر کے کہتا ہون کہ اس
لمحہ تک مین نے سلیمہ کی عصمت پر حملہ نہین کیا ہے - سلیمہ کی نسبت
مین اگر آپکے سارے شُبہات دور کرسکا ہون تو میری موت کی کیسی ہی
سخت تکلیفین کیون نہون مجہکو قبر مین آرام سے رکہین گی "
بادشاہ نے خاموشی سے یہہ باتین سُنین - ساقی بادشاہ کے مُنہ کی جانب
تیز نگاہ سے دیکہتا جاتا تہا - بادشاہ نے سلیمہ کو بیگناہ سمجہا یا نہین اور اوسکی
بات کا یقین کیا یا نہین کچہہ سمجہہ نہ سکا - ساقی کے خاموش ہونے پر بادشاہ بلند
آواز سے چلایا -
"مخدوم ---"
کسی نے جواب نہین دیا - ایک خبیث صورت حبشن بادشاہ کے روبرو آ
سر جہکا کر کہڑی ہوگئی - بادشاہ نے فرمایا - "مخدوم اس بدنصیب کو زمین دوز
قیدخانہ مین لیجا کر مقید کر - کوئی اسکو پانی اور کہانا نہ دے - فاقہ مرنے کی
سزا اسکے واسطے تجویز ہوئی ہے "

سغلون کے شاہی محلات مین اس قسم کا واقعہ یہ نیا نہین ہے - مخدوم حبشن نے بلا تحیر بادشاہ کے حکم کی تعمیل کی سخت اور مضبوط ہاتہون سے مخدوم مجرم کو لیچلی - راستہ مین دریافت کیا - اے بدنصیب نوجوان - تو کیون شیر کے منہ مین مرنے آیا تہا - تیرا کیا نام ہے -

قیدی نے کہا "میرا نام ماہرو ہے "

حبشن نے ایک ہاتھ سے ماہرو کو پکڑے ہوئے دوسرے ہاتہہ سے ایک کوٹہے کا دروازہ کہولا - وہ کوٹہہ سخت اندہیرا تہا - مخدوم نے کہا "داخل ہو" موت کے دروازہ پر کہڑے ہوتے ہی ماہرو کے پیر کانپنے لگے تاخیر دیکھکر حبشن نے ایک ہاتھ سے اوسکو مثل کاہ اوٹہا کر اوس کوٹہہ کے اندر پہینک دیا - اوسکے بعد زور سے کواڑ بند کرکر چلی گئی -

باب سوم

غم دے، الم دے رنج دے جانکو فشار دے
سب دے مگر خدا نہ دل بیقرار دے

علی الصباح پرند چہچہا اوٹہے - انکی میٹھی میٹھی خوش الحانیون اور ٹہنڈی ہوا کی وجہہ سے سلیمہ کی آنکھ کہلی - سلیمہ نے چارون طرف نگاہ کرکے دیکہا وہ

اپنے بستر راحت پر لیٹی ہوئی ہے۔ رات کو جو جو معاملہ قبل سو جانے کے
واقع ہوئے تھے یاد آئے۔ سر بہاری معلوم ہونے لگا۔ طبیعت ایک طرح سے
مضمحل معلوم ہونے لگی۔ سلیمہ نے آہستہ سے کہا "ساقی کی سراج بہت تیز تھی"
کھڑکی سے آسمان کیطرف نظر ڈالی۔ دیکھا چرخ نیل گون پر سپید سپید بادل
چہا رہے ہین۔ چہوٹے چہوٹے ٹکڑے ہوا سے ادہر اودہر اڑتے
پہرتے ہین۔ اوسکے ساتھ ساتھ دو چار پرند بہی پرواز کرتے پہرتے ہین۔
شعاع آفتاب بھی بادل سے مل جل کر ایک عجیب خوبصورتی دکھلا رہی ہے۔
قدرت خوش آہنگ۔ مگر سلیمہ کے دل مین بےچینی سی ہے۔ یاس سے دل گویا
بیٹہا جاتا ہے۔ سلیمہ نے بستر پر لیٹے ہوئے ہی آواز دی "ساقی۔ باندی
ایک کوزہ پانی لے آؤ"

ساقی نہین آئی کسی نے آواز نہین دی "اے موئی۔ باندیان کہان گئین"
یہہ کہکر سلیمہ بستر پر سے اوٹھہ بیٹھی۔ غسل خانہ مین جاکر دیکھا پانی وغیرہ سب
چیزین موجود ہین۔ غسل کر کے پوشاک بدلی۔ ایک بڑا آئینہ وہان قرینہ
سے نصب تہا۔ اپنا پری چہرہ دیکہنے کے لئے سلیمہ اوس طرف کو بڑہی۔
دیکہا اوسکا وہ خوبصورت چہرہ مرجہا گیا ہے۔ آنکھونکی پلکون پر سیاہی آگئی
ہے۔ آہستہ آہستہ اپنے آپ کہنے لگی "کل کی سراج بڑی تیز تھی"
سوچا "ذرا پائین باغ مین ٹہلنے سے طبیعت درست ہو سکتی ہے" یہہ کہکر
سلیمہ پردہ اوٹہا کر دروازہ کے باہر آئی۔ دیکھا برہنہ تلوارین لئے ہوئے

ایک حبشن پہرا دے رہی ہے -

سلیمہ کو دیکہکر اوسنے سر جہکا لیا - سلیمہ غصہ ہو کر بولی - "تو یہان کیون"

"بادشاہ سلامت کا حکم"

سلیمہ نے بےچینی سے دریافت کیا -

"بادشاہ سلامت کیا تشریف لے آئے ہین"

"بہت دیر ہوئی - کل رات کو ہی آگئے ہین"

"کل رات کو مجہے کیون نہین بلایا"

"مین نہین کہہ سکتی - وہ ہی جانین"

سلیمہ کے دل مین غصہ سا آیا - اغماض کو دل رجوع ہوا - اوسنے بادشاہ کی امید مین ونرات روز دیگر گذرانا - بادشاہ نے اگر اوسکو ایک مرتبہ بہی یاد نہین فرمایا - سلیمہ نے دلکی تکلیف دل ہی مین رکہی - سوچا تین سو بیگمون سے جس شخص کا سلسلہ ہے - وہ محبت کو کیا جانے - اغماض دو دکی شال اوڑہ کر رہ گیا -

اوسوقت سلیمہ نے پوچہا "بادشاہ سلامت کہان ہین"

"اس محل مین نہین ہین - زینت محل مین زینت بیگم کے پاس تشریف لے گئے ہین"

"بہت خوب ـــ"

غصہ نے پہر جوش کہایا - طیش مین آکر بولی "میری باندیان کہان ہین"

"کونسی باندی - حکم دیجئے - بلائے دیتی ہون"

"نئی باندی - نہی ..... ساقی"

پہرہ دارنی نے منہ پہیر کر ذرا مسکرا کر سوچا - ساقی پر بڑی توجہ ہے - کہا "وہ جہل خانہ مین ہے"

سلیمہ چونک کر بولی - جہل خانہ مین - جہل خانہ مین اوسکو کس نے بہیجا -

"خود شہنشاہ ملک نے"

"بادشاہ نے"

"جی ہان"

"قصور کیا ہے"

پہرہ دارنی پہر منہ پہیر کر ہنسی - سوچا گویا کچہہ جانتی ہی نہین ہے - بہولی بن گئین ہے - بولی "قصور کیا ہے مین نہین کہہ سکتی ہون -

سلیمہ نے کہا "یہ جہل خانہ کی چابی دو - مین اوسکو رہائی دونگی - مین نے اوسکو رہائی دی ہے یہہ سنکر بادشاہ سلامت کچہہ نہ فرمائین گے"

حبشن سوچی - ایسے بہت دیکہے ہین، مگر ہمت ایسی نہین دیکہی - بولی - "میری خطا معاف ہو - اے بیگم صاحبہ میری زیادہ گفتگو کی تاب نہین ہے - آپکے وہ دن گئے"

"وہ دن - کونسے دن"

"آپکی راحت کے دن اب آپ شہنشاہ ہند کے حکم کے مطابق اپنے

گھر مین آپ قید ہین"

سلیمہ نے ایک آہ سرد بہر کر سوچا "خداوندا بالآخر تیری یہی مرضی ہے"۔
محافظ کیطرف آب دیدہ ہو دیکھکر بولی۔ "کس قصور مین میری یہہ حالت ہوئی
ہے۔ کچھ جانتی ہو"

حبشن بولی "اے بیگم صاحبہ۔ مین کچھ عرض نہین کر سکتی۔ مجھے معاف
فرمایئے"

بیگم صاحب کے چہرہ پر مایوسی دیکھکر حبشن کا دل بھی رنجیدہ ہوا۔ گذشتہ
شب کے حالات جو کچھہ اوسنے مخدوم سے سنے تھے وہ صرف اتنا ہی جانتی
تھی۔ جسقدر وہ نہ جانتی تھی اوسنے اپنے خیال کے مطابق باری کے ساتھہ
اوسکو پورا کر لیا۔ اب وہ سب باتین اوسکو یاد آئین۔ سوچی "تو کیا بیگم صاحبہ
بیگناہ ہین"

سلیمہ بے قرار ہو حبشن کا ہاتھہ پکڑ کر بولی "یہہ موتیون کا ہار مین تجکو انعام
دیتی ہون۔ اصل معاملہ صاف صاف مجھسے کہدے"

حبشن بولی "ساقی نامی جو باندی آپکے پاس تھی۔ وہ مرد تھا"۔ یہہ کہکر
اوسنے سلیمہ کی طرف تیز نگاہ سے دیکھا۔ بیگم کی نسبت اوسکا شبہہ اسوقت تک
بھی نہین گیا تہا۔

یہہ سنکر سلیمہ کے دونون آنکھون سے آنسو نکل پڑے۔ بولی "مرد۔
غیر ممکن ہے۔ اوسکا ایسا نازک چہرہ۔ ایسی ملائم آواز۔ ایسی شرمیلی عادت

وہ حیا سے میرے روبرو منہ کھولکر بات تک نہین کرتی تھی"

"اوسنے اپکو دہوکہ دیا"

"اچھا - پھر - کہے جاؤ"

"کل رات کو بادشاہ واپس اگر سیدہے آپکی خوابگاہ مین جا پہونچے - اور شاید آدہ گھنٹہ کے بعد مخدوم کی طلبی ہوئی - اوسنے جاکر دیکھا آپ پلنگ پر سو رہی ہین - بادشاہ کہڑے ہوئے غصے سے شعلہ سان جل رہے تھے - معنوعی ساقی اونکے روبرو گردن جہکائے کہڑا ہے - اسکے بعد اوسکو تہ خانہ کی جیل مین قید کر دیا ہے -

سلیمہ سرتاپا کانپ اوٹھی - پوچھا "وہ بدبخت کون تھا - جو مجھے برباد کرنے آیا تھا"

"سُنا ہے کہ اوسکا نام ماہرو تھا"

سلیمہ پھر نہ ٹہری - تیز روی سے اپنی خوابگاہ کی طرف جا رہی تہی کہ بیچ ہی مین اوجھکر گر پڑی - اور بیہوش ہو گئی -

سلیمہ کو جب ہوش آیا تو دیکھا کہ ایک باندی پیر سہلا رہی ہے - وہ اپنی خوابگاہ مین پلنگ پر لیٹی ہوئی ہے - ہوش آتے ہی سلیمہ کے دل مین گویا اگ سی بھڑک اوٹھی - سلیمہ دل ہی دل مین کہنے لگی "ماہرو - اے ماہرو - آخر تمنے ہی میری یہہ حالت کر دی - دنیا کی آنکھون مین مجھکو گناہگار ٹھیرا دیا - اس بدنامی کو لیکر مین کس آرام سے زندہ رہونگی - جہان مین

بیگم شہنشاہ ہند تھی - وہین بر لونڈی کیصورت کس راحت کے خیال سے زندگی بسر کرونگی - حیف - ماہرو تیری وہ تمام خوبیان کہان گئین - توکیا آجکل ایساہی بدخصلت ہوگیاہے - اے خداوندا - توگواہ ہے - مین بالکل بے گناہ ہون - مین نے کبھی اپنی باعصمت ہونے کے خلاف کوئی فعل نہین کیاہے - لیکن بیگم کے محل - خوابگاہ مین ایک مرد بلباس عورت گرفتار ہواہے - مین بے گناہ ہون - کون اسکو باور کریگا - افسوس - حیف بادشاہ کا یقین نہایت کمزور ہے - بادشاہ کے دلمین اگر سچی محبت ہوتی - ضرور مجھکو ایک مرتبہ اس معاملہ مین دریافت کرتے - دریافت تک نہ کیا - چلے گئے - یہہ بدنامی کیا یون ہی مٹ جائیگی - جس نے نگاہ سے گرایا ہے کیا وہ پہر مجھے نگاہِ کرم سے دیکھینگے - اگر یہ بدنامی رفع نہوئی - تو اس زندگی کا کیا ہوگا - موت ہی میرا اسوقت عمدہ رفیق ہے - لیکن ہائے - اس نوجوانی مین تمام خواہشین ناکمس - کیون مرون - بادشاہ کو دہوکہ ہوا - اونکو سمجھاؤنگی - اونکی عاجزی کرونگی - کیا اس طرحپر بھی وہ رحم نکرینگے - نہ کرینگے تو اوسوقت زہر کہاکر مرجاؤنگی :

سلیمہ پلنگ پر اوٹھکر بیٹھ گئی - لونڈی نے کہا "نہین - نہین - اوٹھئے نہین سر مین بڑی چوٹ لگی ہے :

یہہ سنکر سلیمہ مسکرائی - اس غم مین بھی اوسکو ہنسی آئی - دل مین کہا - اے احمق - جو چوٹ میرے دل مین لگی ہے اوس حالت کو تو کیا جانیگی -

سلیمہ یہہ سوچنے لگی - دل مین آئی کہ جو عاشق ہوتا ہے اوسکو عاصی ہونا چاہیے - وہ رتبہ اعلی رکہتے ہین - وہ دنیا کے بادشاہ ہین - مین اونکی لونڈی ہون - رعیت ہون - مین ایسی کیا ہون - مین کیون نہ اونکی دست بستہ عاجزی کرون - ایسے دن بھی گذرے ہین کہ اونہون نے میری کیسی کیسی عاجزیان کی ہین - مگر اب مین اونکو کہان پاؤن -

سلیمہ نے دل مین سوچا کہ ایک نامہ لکھکر حضور مین بھیجون - ایکمرتبہ آنے کے لئے التجا کر بھیجون - نہ آوینگے - جو دل مین ٹھانا ہے وہی کر گذرونگی نامہ لکھکر سلیمہ نے اپنی مُہر لگا کر بند کردیا - ایک باندی کو بُلا کر کہا "اس خط کو زینت محل مین بادشاہ سلامت کے ہاتھ مین دینا - جبتک جواب نہ دین وہان سے مت آنا"

لونڈی چلی گئی - سلیمہ دروازہ بند کر کے روتی روتی دست بدعا ہو دعا مانگتی ہے کہ "اے باری تعالی - ایسا کیجو کہ جس سے بدنامی نہو - وہ لونڈی کو واپس نہ کردین - اسکے ساتھ ہی ساتھ تشریف لا وین"

باب چہارم

چو دشمن کرم بیند و لطف و جود
نیاید دگر خبث از و در وجود

محل کی زمین پر ایک دبیز غالیچہ کا فرش بچھا ہوا ہے - اوس پر زردوزی کام کیا ہوا مخملی گدی ہے - اوس پر زینت بیگم بیٹھی ہوئی ہین - اونکے پہلو سے شہنشاہ شاہجہان لگے ہوئے بیٹھے ہین -

بادشاہ نے فرمایا "زینت - ایک اور پیالہ برف دار سراج دو - بڑی پیاس ہے - شربت سے تشنگی نہین بجھتی - سخت گرمی ہے - سراج سے جلد نیند آجائیگی"

کمرہ کی ہر کھڑکی مین نیلے رنگ کے ریشمی پردے پڑے ہوئے ہین - سورج کی کرنین اونسے گذر کر کمرہ کے تمام سامانون پر ایک عجیب بہار دکھلا رہی ہے خوشبویات سے تمام کمرہ مہک رہا ہے - کہین خوش الحان پرند اپنے پنجرے دان مین بیٹھے آنکھ بند کئے ہوئے اونگہ رہے ہین - کہین بلبل اپنے کہانی مین مصروف ہے - کہین شیاما کی رک رک کر آواز سے کمرہ ایک ایک دفعہ گونج اوٹھتا ہے -

بادشاہ نے آنکھین بند کرکے فرمایا "زینت - جان جان - نور امین یا اسراج ہی چھوڑ دو - کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا ہے - دل بیچین ہوا جاتا ہے"

زینت بیگم نے مسکرا کر اپنا نیلا اوڑھنا سمبھالا - چوٹی کو جنبش دی - قد سو زدن پر زور دیکر اوٹھ کھڑی ہوئی - بین کو جو ایک گوشہ مین رکھا ہوا تھا اوٹھا لائین - سُر ملاتے وقت بین کے کان اینٹھتے ہوئے وہ خوش گلو نغمہ جھنکنے لگا - جسوقت آواز بے سُری معلوم ہوا اوسوقت چہرہ پر بدمزاجی - جسوقت

سہرے ہوئے عمدہ معلوم ہوتے اوسوقت خوشی کے آثار ظاہر ہوتے تھے لب بہو لکر ہنسنے کو مستعد نہ ہوتے تھے مگر چشم آہو کبھی کبھی مسرت سے وا ہو جاتی تھے -

سہ نبد ہگیا - بین کے پردہ پردہ پر گویا راگنیان خود بول اوٹھین - کنگن سے ملبوس دست نازک سے بین کو اوٹھا لیا - بائین ہاتھ کی اونگلیان پردہ پردہ پر ناچنے لگین - دہنے ہاتھ سے زینت بیگم بین بجانے لگی - جہنکار سے راگنیان اپنا اپنا رنگ جمانے لگین - بادشاہ سلامت لیٹے لیٹے "واہ واہ" "سبحان اللہ" کی صدا دینے لگے - آج زینت بیگم کا دل نہایت خوش ہے - ایک عرصہ دراز کے بعد آج سلیمہ بیگم کے قبضہ سے بادشاہ کو چھڑا پایا ہے - آج شہنشاہ دہلی نے باتون باتون مین ایسا ڈھنگ ظاہر کیا ہے جس سے زینت بیگم اُمید کرسکتی ہین کہ اونکی یہہ خوش نصیبی کچھہ عرصہ تک قایم رہیگی - اس خوشی مین بین کی آواز سے خود مدہوش ہین دلکی خوشی کو زیادہ ضبط نہ کرسکین - خود بخود گا اوٹھین -

ٹیسو پہولے بن موتیا باگن مین -
بولے ڈورے کوبلیا - گنجن گنجن گنج بہر نگن مین
پپیہا پوکارے پیا پیا پیا -

ابھی یہہ دور کا دور پڑا گیا - ایک باندی نے بیگم صاحبہ کے روبرو ایک خط لاکر پیش کیا -

بیگم نے فرمایا "کیا خبر ہے"
باندی نے کہا "نئی بیگم صاحبہ نے جہان پناہ کو نامہ دیا ہے - جواب کے لئے باندی حاضر ہے"
بادشاہ اوسوقت کچھہ تو شراب کے نشہ سے اور کچھہ گانے کے اثر سے خاموش آنکھ بند کئے ہوئے بیٹھے تھے - زینت بیگم نے ایک مرتبہ بادشاہ کی طرف نگاہ کی پھر نامہ کو پڑھنے لگی:-

جانِ جانانان -

کنیز بے گناہ ہے - جو بدگمانی اسکے ذمہ عاید کی گئی ہے وہ اس معاملہ مین بالکل بے قصور ہے - بادشاہ سلامت کا جو گمان ہے وہ دہوکہ ہے -
اگر شبہہ ہوا تھا تو کنیز سے ایک مرتبہ دریافت سے ہی کیا نقصان تہا -
اوسکی بڑی ہی بدنصیبی ہے کہ اوسنے اسقدر جلد اپنا اعتبار کھو دیا -
اے شہنشاہ والا تبار - خادمہ پر اسقدر عتاب کیون - اگر واقعی ملزمہ قرار دی گئی ہون تو اوسکو جلاد کے سپرد کیا جائے عبرت قایم کیجے لیکن قبل از موت وہ ایک مرتبہ والا جاہ کی زیارت کی خواہش مند ہے -
اس خواہش کے پورے ہونے پر وہ نہایت راحت کے ساتھ جان دیدیگی

بدنصیب

سلیمہ

خط کو پڑھکر زینت بیگم حسد اور غصہ سے جل گئی - دل مین سوچا کہ اس موقع

اگر خمار کو دور نکر سکی تو میری بہبودی معلوم - بادشاہ سلامت کے نام کا نامہ ہے - اونکو دینا ہی پڑیگا -

زینت بیگم نے دیکھا کہ . . . بادشاہ سلامت کو خوب نشہ ہے - شہنشاہ ہند نیم وا آنکھ کئے ہوئے فرش پر لیٹے ہوئے ہین - زینت بیگم آہستہ سے بادشاہ سے بولین "اے شہنشاہ گیتی پناہ - ایک نامہ ہے"

بادشاہ نے ایک مرتبہ نگاہ کہولی - دہیمی آواز سے فرمایا "کسکا خط ہی آسمان سے کیا کسی حور نے بہیجا ہے"

زینت بیگم نے ہنسکر کہا "آسمان کی حور کی نہین ہے - البتہ اس ہستی کی حور کی ہے - سلیمہ بیگم نے خط بہیجا ہے"

بادشاہ نے آنکھین بند کرلین - زینت بیگم نے کہا "جہان پناہ خط بڑا ضروری ہے - ایک مرتبہ پڑہکر حکم صادر ہونا بہتر ہے"

بادشاہ نے پہر دریافت کیا "کسکا خط ہے"

زینت بیگم نے جواب دیا "سلیمہ بیگم کا"

نام سنکر بادشاہ نے مُنہ بگاڑ لیا - سر ہلا کر فرمایا "مین اوس شیطانہ کا خط نہ چہوؤنگا"

زینت بیگم یہی چاہتی تہین - کہا "مین پڑہ کر سنا دونگی"

بادشاہ نے فرمایا - پڑہنے کی کوئی ضرورت نہین ہے - کیا لکھا ہے مختصراً بیان کردو"

زینت بیگم نے کہا "وہ لکھا ہے کہ جب اوسکے نصیب پھوٹ گئے ہین تو اوسکو آزاد کر دیا جاوے"

ناظرین پر واضح ہے کہ خط مین یہہ مضمون نہ تھا۔

بادشاہ نے بڑی مشکل سے آنکھ کھولی۔ اور مُنھ بگاڑکر فرمایا "وہ بدکارہ کی اب تک آنکھین نہین کھُلین۔ اُسکو چھوڑ دون یا کتون کے ذریعہ جان نکلوا لُون"

زینت بیگم نے کہا "وہ شہنشاہ آپ ہند کے بادشاہ ہین۔ وہ ایک معمولی عورت ہے۔ بہت ہی کم۔ وہ آپکے غصہ کے قابل نہین ہے۔ اوسکو چھوڑ دیجئے۔ اوس بدنصیب کا قصور واقعی بہت بڑا ہے۔ لیکن اوسکی جان اسطرح پر لینے سے آپکی بدنامی کا باعث ہوگا"

زینت بیگم نے دل مین سمجھ لیا تھا کہ اس وقت زیادہ گفتگو سے ہی بادشاہ کی طبیعت خوب بھڑک اوٹھے گی۔ پھر کہنے سے ہی موقع بنتا ہے۔ اسلئے جھوٹ سچ باتون سے بادشاہ کو تنگ کرنے لگی۔

بادشاہ نے فرمایا "اے زینت۔ مین کچھ نہین سُننا چاہتا۔ جو مین کہتا ہون۔ وہی جواب مین لکھدو"

زینت بیگم لکھنے لگین۔ جسکا مطلب یہ تھا۔

"شرم نہ آئی۔ اسلئے پھر خط لکھا ہے۔ تم شیطانہ ہو۔ معافی کے قابل نہین ہو۔ آج سے تمکو تنہا قید کی سزا دی گئی۔ اور اور سزاؤن کی تجویز پھر کیجائیگی"

بادشاہ نے اپنی انگشتری پہینکدی ۔ اوسکی مُہر خط کے نیچے لگادی گئی ۔

بادشاہ نے جوکچھہ فرمایا اوسکے سوائے زینت بیگم نے مندرجہ ذیل چند الفاظ اور بڑہادیں :۔

"اگر ہوسکے ۔ زہر کہاکر جان دیدینا ۔ اس شرم کا بوجھہ چہاتی پر رکھکر زندہ رہنے کی کوشش نکرنا"

یہہ چند الفاظ دوبارہ پڑہتے وقت بہی بادشاہ کو پہر نہ سُنائے گئیں خط لیکر باندی چلی گئی ۔ ساتھہ ہی ساتھہ اوسکے زینت بیگم کی چاپگ دستی سے ایک پروانہ بادشاہی مُہر سے ثبت کی ہوئی موتی محل مین مخدوم حبشن کے پاس بہی پہونچا ۔ وہ سلیمہ کی قید تنہائی کا حکم تہا ۔

باب پنجم

علاجِ واقعہ پیش از وقوع باید کرد
دریغ سود ندارد چو رفت کار از دست

سب جاتا رہتا ہے ۔ لیکن اُمید اخیر تک باقی رہتی ہے ۔ سلیمہ بیگم کا اسوقت سب جاتا رہا لیکن اُمید کسی طرح سے بہی علحدہ ہونا نہین چاہتی تہی ۔

ہر ایک آہٹ پر سلیمہ چونک اوٹھتی ہے - سوجتی ہے وہ شاید قصور معاف کردیا ہے - شبہہ دور ہوگیا ہے - اب تشریف لارہے ہین" مگر دراصل مین کوئی بہی نہین آتا ہے -

سہ پہر حصّہ دن کا قریب الاختتام ہے - باندی اوسوقت تک نہین لوٹی - اوسوقت سلیمہ مایوسانہ اُمید کو آہستہ آہستہ رخصت کرنے لگی - اوسکا دل رفتہ رفتہ مایوس ہونے لگا - اسقدر حصّہ دن کا گذر گیا مگر اسوقت تک کہانا نہین کہایا - دسترخوان چنا ہوا رکہا ہے - سلیمہ نے مطلق اوس مین ہاتھ نہین ڈالا - دل مین عہد کیا ہے کہ - وہ اگر تشریف لائینگے - کہانیکا خاتمہ کرونگی -

بڑی دیر کے بعد لونڈی واپس آئی - اوسکا مُنھ خشک دیکہکر معاملہ کیونکر ہے سلیمہ سمجھہ گئی - تاہم دریافت کیا -

"وہ کہان ہین"

لونڈی نے دبی آواز سے کہا - "تشریف نہین لائے"

"تشریف نہین لائے - کب تشریف لائین گے کچھہ فرمایا"

لونڈی نے کچھہ جواب نہین دیا خط حوالہ کردیا - سلیمہ نے خط کو کہولکر دیکہا - زینت بیگم کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے - معاملہ کسدرجہ تک ہے سمجھہ گئی -

سلیمہ رنج وغم اور مایوس ہوکر بولی "تو باہر جا - مین ذرا لیٹونگی"

لونڈی باہر چلی گئی - سلیمہ نے کواڑ بند کرکے زمین پر پچھاڑ کہائی - بہت دیر تک بیہوش رہی

آفتاب جانب غرب ایک پہاڑ کی آڑ مین پوشیدہ ہونے کو ہے۔ سلیمہ اوٹھکر بیٹھ گئی۔ ہاتھون پر اپنا سر رکھکر بہت دیر تک فکر کرتی رہی۔ چہرہ پر استقلال اور مضبوطی ارادہ کے آثار نمایان ہین۔

دوات قلم لیکر سلیمہ نے بادشاہ کو زندگی کی آخیر باتین جتلانے کی غرض سے خط لکھنا شروع کیا:—

"جانان من۔ بادشاہ سلامت ہستی کے عادل۔ تمہارا حکم۔ مین زہر کھاکر جان دونگی۔ حرف بحرف تعمیل کرونگی۔ لیکن زینت کے فریب مین آکر جو میری یہہ حالت ہوئی۔ اس کے خیال سے میرا دل ٹوٹا جاتا ہے۔ خاوندا۔ تم اگر اپنے ہاتھہ سے میرے نزدیک کھڑے ہوکر زہر کا پیالہ مجھے دیتے۔ تو آپ دیکھتے یہ کنیز کس جرات کے ساتھ تمہارے منہ کو دیکھتی ہوئی زہر پیتی۔

مین بیگناہ ہون۔ ہندوستان کے شہنشاہ۔ تم صحیح انصاف نہ کرسکے۔ لیکن یہہ دین اور دنیا جنکے انصاف سے قائم ہے اونکے حضور سے مین انصاف حاصل کرونگی۔

جہان پناہ۔ جان تو ایک ادنیٰ چیز ہے۔ یہہ جان تو آپکی ہی خدمت کے لئے نثار ہوچکی تھی۔ جب آپکی خدمت مین نہ آسکی تو پہر اوسکے رہنے سے کیا فائدہ ہے۔

میری بڑی خواہش تھی کہ مرنے سے قبل ایک دفعہ آپکے دیدار ہونگے وہ خواہش پوری نہین ہوئی۔ کوئی بہی خواہش پوری نہین ہوئی۔

خواہش تھی کہ چاند کی روشنی مین مرونگی - لیکن چاند بہت دیر بعد طلوع ہوگا - اوسوقت تک انتظار نہین کرسکتی --- خواہش تھی کہ چشمہ کے کنارے چاندنی مین تمہاری گود مین سر رکھکر مرونگی - لیکن وہ خواہش کون پوری کریگا - اخیر التجا ہے اگر مرضی ہو - منظور کیجیے گا میرے کمرہ کی شمالی کہڑکی کہولنے سے جو میدان نظر آتا ہے اور ندی دکھلائی دیتی ہے --- اوسکے کنارے چاند کے نکلتے وقت مجکو گور کا حکم دینا - اور وہان پر کبھی کسی پہرہ دار کو متعین کرکے میری تنہائی کی راحت کو دور نہ کرنا"

سلیمہ نے خط کو ختم کرکے اپنی مُہر لگائی - لفافہ پر بادشاہ سلامت کا نام تحریر کرکر ایک طلائی طشتری مین پہولون کے ہمراہ رکھدیا - بادشاہ یا کسی اور کی فوراً نظر پڑے ایسے موقع پر رکھدیا -

سلیمہ کے ہاتھ مین ایک بہت بڑے نگینہ کی انگشتری تھی - بادشاہ نے ایک روز سلیمہ کو یہہ انگشتری اپنی محبّت کی صداقت مین نذر دی تھی اس انگشتری مین ایک نگینہ زہر ہلاہل کا بادشاہ سے جڑا ہوا تہا -

سلیمہ اوسکی جانب پُر حسرت نگاہ سے دیکھکر مُسکرائی - اوس مایوس اور اس زرد چہرہ پر --- جو اسوقت تک بہی حسن روح افزا سے منوّر تہا قبل گل چراغ کے جسطرح روشن ہوجاتا ہے اس ہنسی نے بہی اوسی طرح سلیمہ کے چہرہ کو روشن کردیا ؛

سلیمہ مصمم بارادہ ہے - محبت دل سے دور ہو چکی ہے - اُمید دریائے مایوسی مین غرقاب ہو گئی ہے - زندگی کا سہارا جاتا رہا ہے - سلیمہ نے دل کو مضبوط کرکے ایک مرتبہ نگینہ انگشتری کو چاٹ لیا - دوسری مرتبہ چاٹتے وقت آسمان کی طرف نظر کی اور نہایت عاجزی کے ساتھ چشم پُرنم ہو دونون ہاتھ اوٹھا کر بولی بس " اے خدائے رحیم - تو گواہ ہے - مین چلی - تیرے ہی قدمون پر لوٹنے کے لئے جارہی ہون - تیری اسقدر وسیع دنیا مین جب میرے لئے جگہہ نہین ہے - تب میرے واسطے اور کیا تدبیر ہے - لیکن اگر تجھپر میرا بھروسہ ہے تو دعا ہے کہ دم نکلنے سے پہلے ایک نظر مین اونکو دیکھہ لون "

یہہ کہکر سلیمہ نے متواتر کئی مرتبہ نگینہ کو چاٹ لیا - زہر ہلاہل نے اپنا اثر دکھلایا - جسم بے حس سا ہونے لگا - آنکھین اوپر کو چڑھ گئین - چکر سے آنے لگے - یکایک سلیمہ اپنے ملائم بستر پر لوٹ پڑی - نہایت مایوسانہ طور پر کہنے لگی " ماہرو - تم مجکو معاف کرو - تم مجھکو اسقدر پیار کرتے ہو - مین ہمیشہ تمکو چشم حقارت سے دیکھتی تھی "

" بادشاہ - جانانمن - معاف کیجئے - مین گنہگار نہین ہون - اے خدائے رحیم مجھکو معاف کر - خدایا - اِس گناہ خودکشی کے جرم مین شیطان لعین میرے جسم کو نہ چھوئے - قرآن شریف مین ہے کہ خاوند عورتون کا بزرگ برتر ہے - مین اپنے بزرگ کے حکم سے جو کچھہ کر رہی ہون -

اوسکی وجہہ سے خداوندا ہیکہ نامۂ اعمال مین کوئی گناہ درج نہ کیجو۔
سلیمہ کی آنکھین بند ہو آئین۔ آہستہ آہستہ آنکھین بند ہو گئین۔
تہوڑی ہی دیر بعد شہنشاہ شاہجہان اوس کمرہ مین داخل ہوئے۔
شمع روشن ہے۔ سلیمہ اپنے پلنگ پر سوئی ہوئی ہے۔
مُنھ کے قریب جاکر بادشاہ نے دیکھا کہ وہ چہرہ روح افزا نیل گون ہو گیا ہے۔
سینہ دہڑک اوٹھا۔ بیقرار ہوکر بادشاہ نے پکارا۔ "بیگم۔ بیگم۔ دلبر"
سلیمہ کے لب ہلے۔ تنفس زور زور سے چلنے لگا۔ پلک۔ کانپ اوٹھی۔
آہستہ آہستہ آنکھین کہلین۔
"سلیمہ پیاری۔ کیا ہوا ہے"
سلیمہ کی آنکھین اور ذرا کہلین۔ بادشاہ کے چہرہ کیطرف دیکھنے لگین
گویا آدمی کو شناخت نکر سکی۔
بادشاہ نے بیتاب ہوکر پہر دریافت کیا۔
"کیا ہوا ہے"
سلیمہ نے آہستہ آہستہ کہا۔ جانا من۔ آپ آ گئے۔۔۔۔۔
آپکے حکم کی تعمیل کی ہے۔ زہر کہا یا۔۔۔۔۔۔۔"
بادشاہ اس بات کو پہلے ہی سمجھ گئے تہے۔ یہہ سُنکر بیہوش سے ہو گئے۔ دیوانہ وار چارون طرف دیکھنے لگے۔ بیقرار ہوکر اوسکے پاس سے

دوڑکر دروازہ پر گئے۔ پہرہ والا موجود تہا۔ چلا کر بولے "حکیم حکیم کو فوراً بلاؤ"

سلیمہ کے کانمین یہہ آواز پہونچی۔ بولی "جہان پناہ۔ حکیم اب کیا کریگا۔ مین نے جو زہر کہایا ہے اوس سے بچانا سوائے خدا کے اور کسیکی طاقت نہین ہے"

بادشاہ دوڑکر واپس آگر سلیمہ کے پلنگ کے نیچے زانون کے بل بیٹھ گئے اپنا مُنھ سلیمہ کے سینہ پر رکھکر رونے لگے۔

روتے ہوئے کہنے لگے "سلیمہ۔ یہہ فعل کیون کیا"

سلیمہ آہستہ اور دبی آواز سے بولی "جانمن۔ اگر اور ذرا بیشتر آتے مین نہین مرتی۔ تمکو دیکہکر مجکو زندہ رہنے کی خواہش ہوتی ہے۔ لیکن۔۔۔ مجہ کو ایک دن جلکے آخر موت سے مرنا ہی پہر پڑتا"

بادشاہ نے بیتاب ہوکر دیوانہ وار سلیمہ کے گلے مین باہین ڈالدین مجنونانہ طور پر بولے "سلیمہ۔ مین قاتل ہون۔ تمہاری محبت کے قابل نہین ہون۔ تم جنّت کی حور ہو۔ مین نے تمکو نہین پہچانا۔ لیکن ہائے۔ تم مجکو کیون چہوڑ چلین۔ سلیمہ۔ سلیمہ۔ بولو۔ مجہکو معاف کردو۔۔۔"

کون بولے۔ سلیمہ کے انکہون سے خوشی کے آنسو جاری ہین۔ گلا بند ہو گیا ہے۔ زندگی کی امید دریائے مایوسی مین غرق ہو آیا ہے

درد۔ غم۔ یاس۔ نا امیدی۔ ہجر۔ بیوفائی۔ حقارت۔ یہہ سب چیزین اس دنیا کی ہین۔ اس ہستی کی چیزین اس ہستی کو واپس دیکر سلیمہ نے ایک آسمانی راحت حاصل کرلی ہے۔ بادشاہ کی بیقرار اور بیتاب آواز اوسکو بیقرار نکر سکی۔

بادشاہ چلا اوٹھے "حکیم۔ حکیم"

لیکن حکیم کے آنے تک کا انتظار نہو سکا۔ شمع گل ہو گئی۔ سب خاتمہ ہوگیا۔ وہ مُدبّر۔ مُدبّر شہنشاہ بادشاہ ہند شاہجہان اوسوقت مثل بچے کے فرش پر لوٹنے لگے اور بیتاب ہو ہو کر تڑپنے اور رونے لگے۔

باب ششم

دم بہر نہین ہے چین دل بیقرار کو

ماہرو کے اندہیرے کوٹھے مین گرتے ہی نیچے سے ایک آواز گونج سی آئی۔ اوس گونج کے ساتھ ہی ساتھ ماہرو ہلتا کانپتا ہوا نیچے کی سمت چلا۔ ماہرو سمجھا کہ شاید میرے گناہ سے زمین بھی اس پر گناہ جسم کا بوجھہ برداشت نکر سکی۔ مضبوط اور عمدہ تعمیر شدہ محل جو اسطرح نیچے کو

جاتا ہے، یہہ اوسکو معلوم نہ تہا - تہوڑی دیر بعد وہ فرش مکان ایک آواز کے ساتھہ دو حصہ مین منقسم ہوگیا - دونون ٹکڑے نیچے ہو گیے - ماہرو لڑہک کر ایک اندہیری زمین دوز کوٹہے کے اندر جا پڑا - سر مین چوٹ آئی - جسکے صدمہ سے بیہوش ہوگیا ۔

ہوش آنے کے بعد دیکہا کہ اوسکے چارونطرف سخت اندہیرا ہے ۔ دن ہے یا رات ہے کچہہ معلوم نہین ہوتا ہے ۔

ماہرو نے اپنے ہاتھ چارون طرف پہیلائے - ٹٹول کر معلوم کیا کہ زمین پر پتہر کا فرش ہے - بیٹہے بیٹہے سرکتا ہاتہ ہلاتا اور ٹٹولتا ہوا بہت دور تک چلا گیا - ایک جگہہ دیوار سی معلوم ہوئی - اوسکے سہارے سے کہڑا ہوگیا - ٹٹولنے سے معلوم ہوا کہ یہہ دیوار انسان کی بنائی ہوئی اینٹون یا پتہر کی نہین ہے - پتہر کو کاٹ کر بنایا ہوا ہے - ماہرو دیوار کے سہارے سہارے چارون طرف پہرنے لگا - سب جگہہ ہی وہی حالت ہے - لیکن صرف ایک جگہہ ایک لوہے کی سی چدر ہے - خوب ٹٹول کر سمجہا کہ یہ دروازہ ہوگا - اندر سے کہین بند ہونے کا ڈہنگ نہ پایا - باہر سے بند ہے - ماہرو مایوس ہوکر بیٹہہ گیا - لیکن زیادہ عرصہ تک نہ بیٹہہ سکا - پہر اوٹہا - دیوار کے سہارے سے پہر چارون طرف پہرنے لگا - تہک کر پہر بیٹہہ گیا -

جب بہت ہی مایوس ہوا تو خوب زور سے چلا کر بولا -

"اسطرح مجھکو قید مت رکھو - تلوار سے مجھکو قتل کر ڈالو"

بدبخت قیدی کی آواز سے وہ اندہیری کوٹھری گونج اوٹھی - اور چارون طرف سے وہی آواز آنے لگی - اوس آواز سے قیدی فوراً ڈر گیا - بیٹھا تھا کھڑا ہوگیا - دیوانہ کیطرح غصہ سے دیوار مین گھونسے لگائے - پتھر نہ ہلا - بلکہ ماہرو کے ہاتھ مین ہی سخت چوٹ آئی -

ماہرو سوچا - ذرا لیٹ کر سو رہے --- بہت دیر تک خاموش لیٹا رہا - لیکن نیند نہ آئی - ماہرو سوچا - خواب ایک آسمانی ہو ہے کس رنج سے وہ اس تاریک جیل خانہ مین آ گئی - بہت دیر تک آنکھین بند کئے ہوئے پڑا رہا - آنکھین کھولکر دیکھا تو وہ سخت اندھیری اب گویا ذرا ہلکی ہو آئی ہے - خیال کیا یہ آنکھون کی غلطی ہے - پھر آنکھین بند کر لین - بہت دیر کے بعد پھر آنکھین کھولکر دیکھا کہ وہ دھوکہ نہین ہے اوپر کی جانب بہت ہی اونچے مین ایک سوراخ نظر آیا - اوس سوراخ سے اس اندہیری کوٹھری مین روشنی داخل ہوئی ہے - تاہم بھی اندہیری کلی طور پر زائل نہین ہوئی ہے - صرف کسیقدر اندہیرے مین کمی ہوئی ہے - ماہرو نے سوچا اب شاید صبح ہوئی ہے -

دن جیون جیون چڑھنے لگا - وہ سوراخ اوسیقدر روشن ہونے لگا - رفتہ رفتہ ماہرو نے اوس خفیف روشنی مین اپنا جسم دیکھا - اوسوقت گویا اوسکے دل کو ذرا تسکین سی ہوئی -

لیکن وہ تسکین دیر تک نہین رہی - جب تک اندہیری تھی اوسوقت تک گویا ماہرو ایک عجیب حالت مین تھا - اسوقت گویا اوسکو اپنی حالت معلوم ہوئی - اوسوقت شروع ہوئی - فکر - اپنی ہی فکر - اوس فکر کی کیا انتہا ہے - بادشاہ نے اپنی زبان سے کہا ہے کہ "فاقہ مرنے کی سزا اسکو تجویز ہے" چنانچہ دو دن مین ہو - چار دن مین ہو - موت بالآخر ہے - زندگی کے ساتھ ہی ساتھ یہ فکر رفع ہوگی -

تڑپتا ہون کبہی گہ لوٹتا ہون گاہ روتا ہون -
مری حالت بعینہ مثل مرغ نیم لبسمل ہے

فکر مین ماہرو کا سارا دن گذرا - سلیمہ کی فکر اور موت کی فکر - موت کی فکر اور سلیمہ کی فکر - جسوقت دن گذرنے کو ہوا اوسوقت ماہرو کے سر مین سنسناہٹ سی معلوم ہونے لگی - اوسکے دلکی فکر کچہہ موت کی اور کچہہ سلیمہ کی - آخر وہ مخبوط الحواس سا ہونے لگا - یہہ دونون فکرین گویا ایک ہوگئین -

پہر اندہیری بڑہنی شروع ہوئی - سوراخ کی اندہیری - چلی - اب نہین رہتی ہے - ماہرو بیقرار سا اوس طرف ٹکٹکی لگائے رہا - گویا اوسکا محبِ قلوب سارے دن کے بعد اوس سے الوداع ہوتا ہے رفتہ رفتہ روشنی غائب ہوگئی - پہر وہی اندہیری جو اندہیری تھی ہوگئی - خاموش اندہیری - بڑی خوفناک اندہیری - ماہرو کے

اس تکلیف سے خواب اور خاموش نرہ سکی - اوسکی آنکھون پر اگر اپنا پر اجما دیا - ماہرو سو گیا -

ماہرو سوتے سوتے خواب دیکھتا ہے کہ گویا خوب روشنی ہوئی ہے - بین اور بانسلی بج رہی ہے - تہوڑی ہی دور پر جنت ہے - وہان سے ایک نہایت عمدہ خوشبو آرہی ہے - وہانکی ہوا نہایت خوشگوار اور خوشبو سے مہک رہی ہے - نہایت عمدہ عمدہ سفید پہول کہل رہے ہین چاندنی صاف چٹکی ہوئی ہے - اوس چاندنی مین حورون کے جہنڈ اودہر اودہر پہر رہے ہین - دیکھتے دیکھتے ماہرو کی آنکھ کہل گئی - دیکھا اوسکے جسم پر کسیکا ہاتھ ہے -

حالت نیم خواب مین ہی دریافت کیا "کون ہے - کیا آسمانی فرشتہ ہے"

جواب ملا "فرشتہ نہین انسان"

"انسان یہان کیونکر آیا"

"مجکو خدا نے بہیجا ہے - مین ہر جگہ جا سکتا ہون"

"کیون آئے ہو - میری کچہہ مدد کر سکوگے"

"تمہاری ہی مدد کو آیا ہون - ہوشیار کرنے آیا ہون - تم اس دنیا مین اور کتنے دن رہوگے - اوس سے کیا واقف ہو"

ماہرو نے ایک سرد آہ بہر کر کہا "زیادہ سے زیادہ دو دن یا تین بہو کے مرنے کی سزا مجکو تجویز ہوئی ہے -

"عاقبت پر یقین ہے"

"قرآن شریف مین پڑہا ہے"

"قرآن شریف پر ایمان ہے"

"قرآن شریف خداوند کا فرمان ہے - یہی جانتا ہون"

قرآن شریف مین لکہا ہے کہ جو انسان دنیوی سزا سے سزایاب ہوتا ہے اوسکو جنت مین جگہہ نہین ملتی - تمہاری روحکو جس سے راحت ملیگی مین اوس ہی کے واسطے آیا ہون"

"مجہکو کیا کرنا ہوگا - فرمائے" یہہ کہکر ماہرو اوس غائب نظر شخص کے قدم تلاش کرنے لگا -

"مین فقیر - اُمت محمد کا خادم ہون - اس زندگی مین جو کچھہ گناہ کئے ہین - تم اگر اپنی زبان سے سب کے روبرو قبول کرو - تو وہ سب معاف ہوسکتے ہین - اور اگرچہ انسانی سزا کو بہی تم پا چکے ہو تاہم بہی تمہاری جنت کا راستہ بند نہوگا -

ماہرو نے سوچ سوچکر تمام گناہون کے نام جو اوسنے کئے تہے بتلائے -

بالآخر اوس انسان فرشتہ صفت نے کہا -

"غیر کی بی بی پر نظر - اور اوسکی حرمت لینا"

ماہرو نے استقلال کے ساتھ نہایت کڑک کر جواب دیا "ہرگز نہین"

اوس شخص نے کسیقدر خاموشی کے بعد پہر دریافت کیا -

"کبھی کسی غیر عورت پر فریفتہ ہی نہین ہوا ہوئے"

"آپ فقیر ہین۔ ظاہر اور باطن سب آپکو واقفیت ہے۔ آپ سے چھپانا محض حماقت ہے۔ ضرور فریفتہ ہوا ہون۔ لیکن جب مین اوسکو پیار کرنے لگا تہا اوسوقت وہ غیر کی بی بی نہ تہی۔ اب البتہ وہ غیر کی بی بی ہے"

"تمہر اوس عورت کی نگاہ کیسی تھی"

"کم سنی مین وہ مجھکو برادر عزیز جانتی تھی۔ اوسکی شادی کے بعد مینے اوسکو دیکھا ہے۔ اوسکے پہلو بہ پہلو رہا ہون۔ لیکن وہ اس بات سے بالکل ناواقف ہے۔ مین اوسکا دل جانتا ہون۔ اوسکے دل مین میری محبت مثل بہن کے ہے۔ دوسرے کسی قسم کی اُلفت نہین ہے"

"بد نیتی کے ساتھ کبھی تمنے اوسکو چھوا ہے"

"اے حضرت۔ آپ جملہ اُمورات سے واقف ہین۔ مین نے چھوا ہے بد یا نیک نیتی کا حال مین خود ہی نہین جانتا۔ آپ خود اس معاملہ کو غور فرمالین۔ مین نے صرف ایک مرتبہ اوسکو حالت مدہوشی مین پیار کیا ہے۔ اوسوقت وہ اپنے پلنگ پر بیہوش خواب راحت مین تھی"

وہ انسان اوٹھکر کھڑا ہوگیا۔ ماہرو کا ہاتھ پکڑکر کہا۔ "اے عزیز۔۔۔ خوف نہین۔۔۔ مین تمہاری جنت کا راستہ صاف کردونگا تشفی رکھو" یہہ کہکر اوسنے آہنی دروازہ کو زور سے کھولا۔ وہ پہلے ہی سے باہر کی جانب سے کھلا ہوا تہا۔

اوس انسان نے باہر جاکر پہر دروازہ بند کر دیا - وہین کہڑا کچہہ عرصہ تک کچہہ سوچتا رہا - دل مین کہا "تو اب اسکو جان سے مارنا نہ چاہئے" ناظرین کو تعجب ہوگا کہ یہہ شخص کون ہے - یہان ظاہر کر دینا بیجا نہوگا کہ یہہ خود شہنشاہ ہند شاہجہان تہے - پیشتر ہم ظاہر کر چکے ہین کہ سلیمہ بیگم کا خط شاہجہان بادشاہ نے خود نہین پڑہا تہا - صرف زینت بیگم کی زبانی ایک مختصر سنی تہی - سفر کے وقت جب نشہ دور ہوا اوسوقت خود بادشاہ نے سلیمہ بیگم کا خط ملاحظہ فرمایا -

ماہرو نے جب کہا تہا کہ سلیمہ بے گناہ ہے - اوسوقت شاہجہان نے یقین نہین کیا تہا - سلیمہ بیگم نے بھی جب خط مین لکہا کہ وہ بیگناہ ہے اوس وقت بادشاہ کے دل مین ایک شبہہ پیدا ہوا - اسلئے وہ خود اس کے یقین کے لئے بلباس فقیرانہ ماہرو کے پاس جیل خانہ مین داخل ہوئے تہے -

ماہرو سے اسوقت سوال جواب کے بعد وہ شبہہ دور ہوا - دل مین ماہرو کے قتل سے ہاتھ اوٹہایا - اوسی وقت افسر جیل کو طلب کر کے حکم دیا کہ قیدی کو عمدہ عمدہ کہانا پہونچایا جاوے - اوسکو کوئی تکلیف نہونے پاوے -

شاہجہان کے تاریخ قتل مین واضح طور پر ظاہر کیا گیا ہے کہ جو اوسکی خواہش کی راہ مین سد راہ ہوا ہے - وہ اوسکے ہی خون کا خواہان ہوا ہے — اور اوسکے قتل مین دریغ نہین کیا ہے - ورنہ وہ کسیکی خون کا خوانخواہ

پیاسہ نہ تھا۔

بلا تبدیل لباس فقیرانہ شاہجہان سلیمہ بیگم کے محل مین داخل ہوا سلیمہ بیگم کو بادشاہ نہایت پیار کرتے تھے۔ مُفت مین اوسکو تکلیف دی ہے اس خیال کے پیدا ہوتے ہی دل بیقرار ہو گیا۔ سلیمہ بیگم کی تشفی کرینگے اوسکو پیار کرینگے۔ معذرت سے اوسکے دل کے درد کو رفع کرینگے ایک ہفتہ تک سلیمہ بیگم کے ساتھ ہی جشن کرینگے۔ سلیمہ کے خوش کرنے کے لئے۔ اوسیر اور کوئی شبہہ باقی نہین ہے۔ یقین دلانے کے لئے ماہرو کو رہا کرینگے۔ اگر سلیمہ سوال کرے کہ تمہارا آج یہہ فقیری لباس کیون ہے۔ تو جواب دیا جائیگا کہ اے مہ لقا۔ بادشاہ ہو کر بھی مین تمہارے ہی لئے فقیر ہوا ہون۔ اسی قسم کی بہت سی باتین سوچتا ہوا شاہجہان بادشاہ بصورت منشدہ اشل گنہگار کے سلیمہ بیگم کے محل مین داخل ہوا۔

اے ناظرین۔ اس داخلہ کے بعد جو جو واقعات درپیش ہوئے اس سے پہلے باب مین مفصل طور پر درج ہو چکے ہین۔

باب ہفتم

طارق

كُن فِي الدُّنيَا كَأنَّكَ مَحجُوبٌ أَو عَابِرُ سَبِيلٍ

دوسرے روز اوس اندہیری کوٹہری جہل مین ماہرو اپنے نصیب کے نشیب وفراز کو سوچ رہا ہے ۔ چہت کی روشنی بہت ہی خفیف اور باریک دکہلائی دیتی ہے ۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ باہر آفتاب عالمتاب کا جہان پر تسلط ہوگیا ہے ۔

پہر بہیر حجم ظلمات نے ماہرو کو گہیرنا شروع کیا ۔ گوشہ جہل مین اوسوقت بھی کہانا ڈہکا ہوا رکہا نظر آتا ہے ۔ بہت ہی ذرا سا کہانا ماہرو نے کہایا تہا ۔ اس کہانے کے پہنچانے کے واسطے ایک سپاہی دو مرتبہ اس محبس خانہ مین داخل ہوا تھا ۔ ماہرو نے اوس سے مطلق بات نہین کی ۔

چُپ چاپ سوچتے سوچتے ماہرو بالکل تہک سا گیا ۔ آہستہ آہستہ کہنے لگا ۔ "آے خداوندا ۔ اور کب تک یہہ مصیبت اوٹہانی پڑیگی ۔ بلا حصول مطلب یہہ مصیبت جہل درپیش ہے ۔ میری نصیب کا تو یہ حال ہے ۔ اوس بیگناہ کو خدا جانے میری بدبختی کس راہ لے گئی ۔ اے سلیمہ ۔ سلیمہ ۔ کیا تو بہی میری مثال جہل خانہ مین ہے ۔ افسوس ۔ تم کیا اب تک زندہ ہو ۔ کسی اندہیری کوٹہری مین کسی حبشن کے ہاتھ تیری روح پرواز کر گئی ہوگی ۔ ہائے ۔ حیف مین ہی تیری موت کا باعث ہوا ۔" اخیر فقرہ ماہرو نے دیوانہ وار خوب چلاکر کہا ۔

یکایک آہنی دروازہ کے باہر آہٹ سنائی دی ۔ ماہرو سمجہا ۔

سپاہی کہانا لیکر آیا ہے۔ سپاہی واقعی کہانا لایا۔ اوسنے روشن لالٹین کو لاکر زمین پر رکھدیا۔ کہانا حسب موقعہ رکھا۔

لالٹین کی روشنی ماہرو کی آنکھو مین تکلیف دینے لگی۔ اوسنے آنکھین بند کرلین۔ سپاہی نے کہا "ماہرو" کیسے ہو" یہہ سوال ماہرو کے دل مین مثل خدنگ طعنہ کے لگا۔ روتی ہوئی آواز سے بولا "ایک چینٹی کو انسان پیرون سے رونہد کر افسوس ظاہر کرتا ہے۔ مگر تم لوگ ایک انسان کو ایسا ستاتے ہو۔ تمہارے دلومین کیا رحم نام کو بہی نہین ہے"

سپاہی بولا "اے ماہرو۔ رحم کی طاقت ہم مین کہان ہے۔ ہم حکم کے تابعدار ہین۔ تمکو۔ بہو کون مارنے کا حکم ہے۔ مین ہی ہون کہ تمکو کہانا لاکر دے جاتا ہون"

ماہرو زور سے ہنسکر بولا کہ "تمہارا کہانا پانی واپس لے جاو۔ جو کچہہ رکہہ گئے ہو وہ ہی پڑا ہوا ہے۔

"کیون۔ تمنے کیا کچہہ نہین کہایا"

"کہانیکی ضرورت نہین ہے۔ زندگی کی جسکو اُمید ہو وہ کہانا کہائے مجہکو موت کی خواہش ہے۔ زہر لاکر مجہکو مشکور کرو۔

سپاہی نے جانے کے واسطے اوسوقت دروازہ کہولا تہا۔ دونون کواڑ کے درمیان کہڑا ہوکر سپاہی ہنستا ہوا بولا "بہائی زہر کیون

کہان گے۔ بادشاہ کے محل مین گہسکر کیسے کیسے مزے اوڑائے ہین۔ کیسے ———۔

سپاہی اور کچہہ نہ بول سکا۔ ماہرو نے مست فیل کیطرح اوٹہکر اپنی تمام طاقت سے کواڑ کو دہکا دیا۔ دونون دروازون کے بیچ مین ہونیکے سبب سے سپاہی کو سخت چوٹ آئی۔ ماہرو کے دوبارہ کواڑ کہولنے پر۔ سپاہی بحالت مردہ کو ٹہے کے اندر جا پڑا۔

ماہرو اسوقت بدحواس سا ہوگیا۔ ایک لمحہ بعد سپاہی کے کپڑے اوتار کر خود پہن لئے۔ چپراس اور ہتیار زیب تن کئے۔ چپراس سے سپاہی کا نام لالٹین کے ذریعہ معلوم کرکے لالٹین لیکر جیل سے نکل کہڑا ہوا۔ دروازہ جیل کا باہر سے بند کر دیا۔

تین پہاٹک گذر کر ماہرو ایک خندق کے منہ پر پہنچا۔ سپاہی جاتے وقت پہاٹک کہلے رکھ گیا تہا۔ ماہرو نکلتے وقت پہاٹکون کو بند کرتا گیا۔ اسکے بعد وہ سنگین زینہ کے ذریعہ اوپر چڑہ گیا۔ باہر کے کہلے ہوا مین آکر ماہرو بول اوٹہا "اف۔ اس مرتبہ زندگی ہو گئی"۔

غار کے سامنے ہی ایک میدان تہا۔ ماہرو جلدی جلدی وہان سے پار ہوا۔ یکایک ایک گوشہ کی جانب سے آواز آئی "کون جاتا ہے"۔

"سپاہی محمد حسین"۔

پہر کسی نے کوئی آواز نہین دی۔ تہوڑی دور پر ہی سلیمہ بیگم کا محل تہ

پھر کیون مین جسقدر نعہ باد سے ہمیشہ رونقنی ہوتی تھی آج اوسکا بیسوان حصّہ بھی نہین ہے - ماہرو آہستہ آہستہ محل کے دروازہ تک پہونچا - دل مین سوچا ہے " اے سلیمہ - تم کیا زندہ ہو - ایک مرتبہ اور تمکو دیکھنا چاہتا ہون زندگی بھر ہے تمکو ایک مرتبہ اور دیکھکر چلا جاؤنگا - تمہاری خوشی کی زندگی مین پھر مخل نہو نگا "

دروازہ کے قریب پہونچکر ہی ماہرو نے جو معاملہ دیکھا اوس سے وہ چونک پڑا - دل کانپ اوٹھا - سر مین چکر آنے لگے - اوس نے باَبدیدہ دیکھا - کہ سیکڑون آدمی مشعل لئے ہوئے باہر کی طرف آرہے ہین - آگے پیچھے سپاہ - بیچ مین ایک پلنگ پر کیسکی نعش کو لئے ہوئے آہستہ آہستہ لوگ چلے آرہے ہین - سب خاموش ہین ـــ سپاہیون کے ہاتھ مین برہنہ تلوارین ہین -

ماہرو سمجھا کہ سلیمہ اب اس ہستی مین نہین ہے - سمجھا باعصمت سلیمہ نے بدنامی کے خیال سے خودکشی کرلی ہے - لیکن افسوس - سلیمہ کے اس موت کا سبب کون ہے - ماہرو کا دل رفتہ رفتہ بیچین ہوگیا - ایک تو وہ دو دن کا بھوکا پیاسا - اوسپر اوسکے روبرو یہہ معاملہ - ان باتون نے ماہرو کو بدحواس کردیا - اوسی حالت بدحواسی مین وہ نعش لیجانے والون کے ہمراہ قلعہ سے باہر نکل آیا -

نعش کو لوگ کچھہ دور چلکر ندی کے اوس کنارے کے میدان مین لیگئے

اس اندھیری رات مین وہ مقام نہایت خوفناک معلوم ہوتا تہا۔ چارون طرف سے جنگلی پہولون کی بہینی بہینی بوآرہی تھی۔ بڑے بڑے درختونکی شاخون ڈالیون اور پتیون پر پٹ بیجنے چک رہے ہین۔

اسوقت تک چاندنی نہین چہٹکی۔ آسمان پر دہوندلے دہوندلے بادل چہارہے ہین۔ ستارون کا نام نہین۔ بالکل اندہیرا ہورہا ہے۔

مشعل والے ایک پہاڑی کے پیچھے جاکر کہڑے ہوگئے۔ مسلح سپاہی اون لوگون کے پیچھے جا کہڑے ہوئے۔ پلنگ نعش کو اوتارا۔ اوسکے چارون طرف ایک معقول جگہ چہوڑی گئی۔ اور گویا کہ سبکے انتظار مین ٹہرے رہے۔

بڑی دیر کے بعد چاند نکلا۔ اوسوقت موتی محل کے قریب مشعلون کی قطار نظر آئی۔ سب کے سب مستعد ہوگئے۔ سپاہ تعظیماً کسیقدر پیچھے ہٹ کر کہڑی ہوگئی۔ چار مولویون کے ہمراہ خود شہنشاہ ہند اوس میدان مین آن کہڑے ہوئے۔ سپاہ نے ہتیارون کے ذریعہ سلامی اوتاری۔

تجہیز و تکفین کا کل سامان مہیا تہا۔ کارروائی شروع ہوئی مولویون نے آیات کریمہ پڑہنا شروع کیا۔ گور سے لیکر نعش تک پہول بچہے ہوئے تہے۔ خوشبو سے میدان مہک رہا تہا۔

سلیمہ بیگم کی نعش ہاتھون ہاتھ جسوقت گور مین رکہنے کو چلے بادشاہ

نے کہا کہ اے سلیمہ - دن قیامت کے پہر تسے ملاقی ہوگا - تمہارے ساتھ جو نا انصافی کی گئی ہے اس زندگی مین اوسکا خاتمہ نہین ہو سکتا مٹی دیتے وقت بادشاہ کی آنکھون سے آنسو ٹپکتے تھے اور اوس گور کی مٹی مین جذب ہوتے چلے جاتے تھے -

باب ہشتم

حقیقت مین دنیا یہہ مہمان سرا ہے
یہان غافلو گھر بنانے سے حاصل

سلیمہ بیگم کے انتقال کو دس روز گذر گئے - بادشاہ کسی کے ساتھ نہین ملتے - ہر وقت مغموم و متفکر - یہہ ایام سلیمہ بیگم کے موتی محل ہی مین گذرے - دل مین جو ارادہ کیا تھا کہ ایک ہفتہ تک سلیمہ کے محل مین قیام ہوگا وہ نہایت مستقل مزاجی کے ساتھ عمل مین لائے - لیکن خوشی کی بجائے غم کے ساتھ یہہ عشرہ کاٹا -

زینت محل کے نام سے بادشاہ دیوانہ وار ہو جاتا تھا - بادشاہ کی ایسی حالت دیکھکر اور آئندہ مصیبت کے خوف سے زینت بیگم کاشمیر سے خفیہ دہلی چلی گئین -

شاہجہان ہر وقت دل مین سوچتے تہے کہ "مین ہی سلیمہ کی موت
کا سبب ہون - غلط شبہہ پر مین نے سلیمہ کو ضایع کیا"
ماہرو کے قید کی نسبت بادشاہ کو اب تک خیال نہ تہا - گور کی تعمیر
کی فکر اور غم مین ماہرو کے خبر لینے کی بہی فرصت نہ تہی - جس روز خبر لی -
اوسدن معلوم ہوا کہ قیدی نے خود بہوکے مر کر جان دیدی ہے -
ماہرو جس سپاہی کو مار کر فرار ہوا تہا وہ دوسرے روز ہی معلوم ہوگیا
تہا - جیلخانہ سے قیدی فرار ہوگیا ہے - اس خبر سے بادشاہ
کیسکو زندہ نہ چہوڑیگا - اس خوف سے بمشورہ افسر جیل یہہ بات
مشہور کردیگئی کہ "وہ قیدی نے بہوکے مر کر خودکشی ہے"
آج بادشاہ کے دل مین خواہش ہوئی کہ سلیمہ کی قبر پر چلئے -
قبر پر لوٹ کر طپش دلکی دور کیجئے - چنانچہ تنہا قبر کیطرف چلے - کیسکو
ہمراہ نہ لیا - اوس جنگل مین رات کو داخل ہوئے - شاہجہان بادشاہ
جوانمرد کا بھی دل وہان جاتے ہوئے ڈرنے لگا - اندہیرے درختون
کے پتون مین گویا کوئی اشارہ سے بتلا رہا ہے کہ "وہ قاتل آرہا
ہے" تارے بہری رات مین تار زمین بیٹھی ہوئی سلیمہ گویا بادشاہ
کو کہہ رہی ہے کہ "آؤ - یہان اوپر آو - مجھے ملوگے - قبر کے
اندہیرا جو کچہہ تہا وہ مٹی مین ملگیا" ہوا سنسناہٹ کے ساتھ
کہہ رہی ہے کہ "شو - نا اعتبار - یہہ تیری محبت پہلے کہان تہی"-

وہ شب چاندنی شب تہی - درخت کے پتون بیلون ندی کی نہرون - پہاڑ اور سلیم کی قبر پر چاندنی چہٹکی ہوئی ہے -

یکایک رات کی خاموشی کو دور کرکے بانسلی کی میٹہی مٹہی آواز سنائی دی - چارون طرف وہ آواز پہیل گئی - بانسلی کی آواز نے بادشاہ کے دل کو مسوس ڈالا - دیوانہ کردیا - وہ خوف اور تعجب سے آہستہ آہستہ قبر کی جانب چلے -

بادشاہ کے راستہ مین ایک درخت قبر کو آڑ کئے ہوئے تہا - اوس درخت سے گذر کر بادشاہ نے دیکہا کہ قبر کے اوپر ایک آدمی بیٹہا ہوا ہے - ہاتہ مین بانسلی ہے - بادشاہ کا کلیجہ اوچہا - سوچا اس اندہیری رات مین اس قبر کے اوپر کون بیٹہا ہوا ہے - دل کو مضبوط کرکے بادشاہ قبر کی جانب بڑہے - اوس قبر کے پاس ندی سے ایک شاخ نہر کی لیجائی گئی تہی - بادشاہ جون ہی پار ہونے کے لئے - اوس نہر مین اترے پیر کے دباؤ سے تہوڑے سے پتہر پانی مین گرے - جسکی آواز ہوئی بادشاہ نے نیچے نگاہ کی - پہر جو نگاہ اوٹہا کر دیکہا تو قبر کے اوپر جو آدمی تہا وہ وہان نہین ہے شاہجہان قبر کے پاس پہونچے - دیکہا قبر کے چارون طرف بہت سے سفید اور سیاہ پتہر کے ٹکڑے پڑے ہوئے ہین - اور قبر کے اوپر کا پتہر کی سطح پر سفید پتہر سے گویا حروف بنائے گئے ہین -

بادشاہ نے جہگر جاندنی مین پڑہا۔ قبر کے دونون طرف لکھا ہوا ہے:۔

"سلیمہ"

"ماہرو"

علاوہ اس کے قبر کے روبرو بہت سے پہول چُنے ہوئے دیکھے۔ غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ سفید پہول کی سطح پر لال پہول سے لکھا ہوا ہے:۔

"سلیمہ"

"ماہرو"

یہ دیکھکر بادشاہ کا تعجب خوف سے تبدیل ہوگیا۔ اوسوقت اُس سُنسان میدان مین کہڑے ہوکر بادشاہ نے آواز دی "ماہرو ماہرو! تم کہان ہو۔ ذرا سامنے آؤ۔ اب تم آسمانی روح ہو۔ میری سلیمہ کی خبر بتلا جاؤ"

نہ کوئی آیا۔ اور نہ کوئی بولا۔

بادشاہ بدل خراش دھیمے آہستہ آہستہ قلعہ کی طرف پہرے۔

بادشاہ کے تہوڑی ہی دور چلے آنے کے بعد قبر کے اوپر سے پہر خوش الحانی سنائی دی۔ نہایت عمدہ آواز ہے۔

بادشاہ نے کہڑے ہوکر سُنا۔ آواز صاف صاف تھی بہ۔

"دُہو کہوا مین کا سے کہون مورے سجنی"

بادشاہ چونک پڑا - گیت سُنا ہوا ہے - کئی بار کا سُنا ہوا ہے - لیکن کبھی اسقدر پُر درد اور باثر آواز سے نہین سنا تھا - دل بیتاب ہوگیا - اگرچہ طبیعت سُننے کے لئے واپس جانا چاہتی تھی لیکن سلیمہ کے غم نے جرأت نہین دی - دل مسوس کر محل کی جانب آہستہ آہستہ روانہ ہوا - کان مین پھر پھر کر وہی آواز آتی تھی -

موتی محل مین واپس آکر شاہجہان پلنگ پر لیٹ گئے - کانون کو گویا اوسوقت تک بھی وہی گیت سُنائی دیتا ہے - اسیطرح ہر شب کو اوس قبر کے پاس سے کبھی بانسلی کی آواز کبھی گانے کی آواز سنائی دیتی تھی - دل کو روز بروز بیچینی ہونے لگی - کاشمیر مین زیادہ قیام دشوار ہوگیا - دہلی تشریف لے گئے -

دہلی مین آکر سلیمہ بیگم کو دل سے بہلانے کے لئے شاہجہان بادشاہ نے ممتاز بیگم کے دریائے حسن مین غوطہ لگایا - اوس کے دامِ عشق مین پھنسنے لگے - بالآخر اوسیکے ہوئے -

شہرت ہے کہ بہت دنون تک اوس نواح کے لوگون نے سلیمہ بیگم کی قبر پر سے بانسلی اور گانے کی آواز سنی -

لیکن کبھی کسی نے جرأت کرکے اس معمہ کو حل کرنے کی ہمت نہین کی کون کرے - پورانے خیال کے لوگ جس حالت مین اب بھی ضعیف الاعتقاد پائے جاتے ہین - توکیونکر اُمید کی جاسکتی ہے کہ اوس سنسان جنگل

مین اور اس زمانہ مین کوئی قدم دہرتا اور ماہر و کو غم مسلیمہ سے چہوڑا کر جانبر کرتا۔ کیونکہ :-

ساقی مست کی دیدار کا سرشار تہا وہ۔
ننگ و ناموس سے کچہہ اوسکی تئین کام نہین
کام ہوجائے تمام جسپہ پڑے اوسکی نگاہ
کشتۂ چشم کو پہر حاجت صمصام نہین

سنہ ۱۳۲۱ھ سنہ ۱۹۰۳ع